جناب ساجد میر ایم ۔ اے

فقہ الحدیث
قسط نمبر ۱۶

مواقع وضو

وضو کا مسنون طریقہ اور نواقض جاننے کے بعد یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ کس موقع پر وضو کرنا ضروری ہے اور کن مواقع پر مستحب ہے۔

۱۔ نماز: نماز فرض ہو یا نفل، اس کے لیے وضو ضروری ہے۔ ارشاد باری ہے[1]:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ ...الخ

اس آیت سے نماز کے لیے وضو ہونے کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ حدیث میں بھی فرمایا گیا:

لا یقبل اللہ صلوٰۃ بغیر طھور[2] اللہ بغیر وضو کے نماز قبول نہیں کرتا۔

نمازِ جنازہ میں اگرچہ رکوع و سجود نہیں ہے لیکن اس پر چونکہ اہل لغت اور محدثین دونوں کے نزدیک لفظ "صلوٰۃ" کا اطلاق ہوتا ہے اس لیے جمہور[3] کے نزدیک نماز جنازہ کے لیے بھی وضو ضروری ہے اور یہی درست بھی ہے۔ البتہ سجدۂ تلاوت کے متعلق جمہور کے مسلک سے بآسانی اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ جمہور علماء سجدۂ تلاوت کے لیے بھی وضو کو شرط قرار دیتے ہیں مگر حدیث سے اس کی واضح تائید نہیں ہوتی۔ بلکہ جس حدیث[4] میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سورہ والنجم میں سجدہ کرنے کا ذکر ہے اس کے الفاظ ہیں۔

وسجد معہ المسلمون والمشرکون والجن والانس

آپ کے ساتھ سب مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔

مشرکوں کو تو چھوڑیئے کہ ان کا فعل حجت نہیں ہے۔ مسلمانوں کے متعلق یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ سب باوضو تھے۔ ویسے بھی صرف سجدہ پر صلوٰۃ کا لفظ بولنا بعید ہے۔ سجدۂ تلاوت

---

[1] المائدہ [2] مسلم [3] البدایہ ۱: ۱۴ [4] بخاری

کی طرح سجدۂ شکر میں بھی وضو شرط نہیں [1]

خلاصہ یہ کہ ہر قسم کی نماز بشمول نمازِ جنازہ کے لیے وضو شرط ہے مگر سجدۂ تلاوت کے لیے شرط نہیں البتہ افضل ہے ——— ضمناً ایک بات اور سمجھ لیں۔ عوام میں مشہور ہے کہ ایک نماز کے لیے کیا ہوا وضو اگر ٹوٹے نہیں تو اس سے اگلی نماز تو پڑھی جا سکتی ہے لیکن جس وضو کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھی ہو وہ کسی اور نماز کے لیے کام نہیں دے سکتا۔ یہ غلط ہے اور اس کی کوئی دلیل نہیں۔ نمازِ جنازہ کے لیے کیا ہوا وضو بھی (جب تک نہ ٹوٹے) ہر نماز کے لیے کام دے سکتا ہے۔ البتہ جنازہ اٹھانے (نہ کہ پڑھنے) والے کے لیے استحبابی (نہ کہ وجوبی) حکم ضرور ہے کہ وہ جنازہ اٹھانے سے فارغ ہو کر وضو کر لے۔

۲۔ **طواف**: بیت اللہ کے طواف کے لیے بھی وضو ضروری ہے۔ حدیث میں طواف کو بھی ایک طرح نماز قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا: [2]

الطواف صلوٰۃ الا ان اللہ تعالیٰ احل فیہ الکلام

طواف بھی نماز ہے مگر یہ کہ اللہ نے اس میں بولنے کو حلال قرار دیا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ طواف کے لیے وضو کی شرط کے قائل نہیں۔ مگر امام شافعی و مالک اسے ضروری قرار دیتے ہیں [3]

کن مواقع پر وضو کرنا مستحب ہے

۳۔ **مسِّ مصحف**: اس پر تو اتفاق ہے کہ قرآن کی زبانی تلاوت بغیر وضو کے ہو سکتی ہے۔ (تفصیل ان شاء اللہ آگے آئے گی) لیکن اس بارے میں اختلاف ہے کہ مصحف یعنی مکتوبی قرآن مجید کو بغیر وضو ہاتھ لگانا جائز ہے یا نہیں۔ جمہور علماء بشمول امام مالکؒ، شافعیؒ و ابوحنیفہؒ اسے جائز قرار نہیں دیتے۔ ان کی دلیل ایک تو آیتِ قرآنی [4] لا یمسہ الا المطھرون ہے (انہیں چھوتے اس کو مگر پاکباز)، مگر یہاں قرآن سے زیادہ لوحِ محفوظ کا ذکر مقصود ہے۔[5] "مطھرون" سے مراد فرشتے ہیں اور یہ نہی نہیں بلکہ اخبار ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ لوحِ محفوظ کو صرف پاکباز فرشتے (کرام بررۃ) ہاتھ لگا سکتے ہیں۔

---

[1] نیل: ۳۰۶ [2] ترمذی عن ابن عباس [3] ہدایہ ص۲۳ [4] الواقعہ [5] نیل الاوطار (طبع قدیم) ۱: ۲۰۱

ائمہ مذکورین کی دوسری بڑی دلیل حدیث[1] لایمس القرآن الاطاهر (قرآن کو نہ کوئی چھوئے مگر وہ جو "طاہر" ہو۔) ہے مگر "طاہر" ایک لفظ مشترک ہے جس کے معنوں میں "باوضو" "غیر جنبی" "مومن" اور "نجاست سے پاک" شامل ہیں[2]۔ اس لیے یہ حدیث بے وضو شخص کو قرآن چھونے سے روکنے کے لیے بطور نصِ صریح پیش نہیں کی جا سکتی لہذا بقی الامر علی البرأۃ الاصلیۃ وھی الاباحۃ[3] جب کتاب وسنت سے مسِ قرآن کے لیے باوضو ہونے کی واضح دلیل نہ ملی تو بے وضو قرآن چھو لینے کا جواز ثابت ہو گیا۔ اور ابن عباس بھی اس جواز کے قائل ہیں[4]۔ گو مذکورہ دلائل سے مسِ مصحف کے لیے وضو کا وجوب نہیں تو استحباب ضرور مترشح ہوتا ہے۔

۴۔ **ذکر وتلاوت:** ذکرِ الٰہی، درود شریف اور زبانی تلاوت قرآن کے لیے بھی وضو شرط اور ضروری تو نہیں مگر مستحب اور افضل ضرور ہے۔ اس سلسلہ میں ایک طرف تو یہ احادیث ہیں کہ۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ[5]

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ کا ذکر کر لیا کرتے تھے۔

اور کان[6] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء فیقرئنا القرآن ویاکل معنا اللحم ولم یکن یحجزہ عن القرآن شیء لیس الجنابۃ

یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آتے تو (بغیر وضو) قرآن پڑھاتے، گوشت (کھانا وغیرہ) کھا لیتے اور انہیں قرآن پڑھنے سے صرف جنابت روکتی۔

دوسری طرف وہ احادیث[7] ہیں جن میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو یا مسح کرنے سے پہلے سلام کا جواب دینا پسند نہ فرمایا۔ روایات میں آپ کے الفاظ ہیں:

انی کرھت ان اذکر اللہ الا علی طھارۃ

مجھے یہ ناپسند ہوا کہ میں اللہ کا ذکر طہارت کے بغیر کروں۔

"انی کرھت" کے الفاظ اور مندرجہ بالا پہلی قسم کی احادیث کے پیش نظر فیصلہ یہی ہے کہ

[1] نسائی عن عمرو بن حزم [2] فقہ السنہ ۱: ۸۹ [3] بدایہ [4] نیل ۱: ۲۰۱ [5] ابو داؤد عن عائشہ [6] ابو داؤد وغیرہ عن علی [7] ابو داؤد عن مہاجر بن قنفذ و البخاری و ابو داؤد عن ابی جہیم۔